پرائم بینک لمیٹڈ میں حصہ دار بننے کا شرعی حکم

دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی

نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱:	پرائم بینک کا طریقہ کار
۲:	پرائم بینک کا تمویل شرعی نقطہ نظر سے
۳:	پرائم بینک کے مشمولات شروط فاسدہ ہیں

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس سلسلے کے بارے میں کہ پرائم بینک میں حصہ دار بننا جسکا تاریخی پس منظر اور طریقہ کار درج ذیل سطور میں تحریر کیا گیا ہے از روئے شرع کیسا ہے؟ پرائم بینک کا قیام 1937ء میں یورپ اور ایشیاء کے دو سرمایہ کار گروپوں کے وسیع تجزیے کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا۔ پرائم بینک 1937ء سے گولڈ Deal کرا رہا ہے اس کے مندرجہ ذیل اکاونٹ دنیا میں چل رہے ہیں

(۱) 12.5 کلو سونے کا اکاونٹ

(۲) 1 کلو سونے کا اکاونٹ

(۳) 1/2 کلو سونے کا اکاونٹ

(۴) 1/4 کلو سونے کا اکاونٹ

پرائم بینک کا طریقہ کار:۔

پرائم بینک کا منصوبہ اس طرح ہے کہ کم از کم 50 امریکی ڈالر کے مالیت سے ایک عدد (E.Gold) اکاونٹ کھول سکتے ہیں جونہی آپ کو اکاونٹ نمبر الاٹ ہو جائے تو اس اکاونٹ کے حوالے سے آپ دیگر رشتہ دار اور دوست، پڑوسیوں وغیرہ کے اکاونٹس بھی پرائم بینک میں کھلوا سکتے ہیں پہلے پہل آپ نے 2 عدد نئے اکاونٹ کے حوالے متعارف کروانا ہوں گے، اس کے بعد آپ کے تعارف کنندہ دونوں کھاتے دار اپنے اپنے اکاونٹ نمبر کے ذریعے مزید 2-2 کھاتے دار بینک سے متعارف کروائیں گے جوں ہی آپ کے نیچے 6 عدد اکاونٹس کھل جائیں تو ایک مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔ اور آپ 30 امریکی ڈالر کے حق دار بن جائیں گے۔ یوں نئے ساتھی کے شامل ہونے سے جتنے مرحلے مکمل ہوتے جائیں 30 امریکی ڈالر فی مرحلہ کے حساب سے آپ کو ملیں گے بلکہ آپ کے نیچے تمام کام کرنے والے بھی 30 امریکی ڈالر کے حق دار بن جائیں گے۔

زیادہ سے زیادہ 10 مرحلے روزانہ مکمل کر کے 300 امریکی ڈالر تک بطور کمیشن کمائے جا سکتے ہیں پرائم بینک لمیٹڈ کا طریقہ کار واضح ہونے کے بعد اس میں حصہ لینا شرعاً کیسا ہے؟ اور تمویل کا یہ طریقہ کار درست ہے یا نہیں؟

(الجواب و باللہ التوفیق) پرائم بینک کاتمویل شرعی نقطہ نظر سے:۔

پرائم بینک لمیٹڈ کی انکم سکیم کا طریقہ کار کمیشن نہیں۔ پرائم بینک کے مارکیٹنگ میں بینک اکاونٹ اکاونٹر ہولڈر کو یہ دھوکہ دیتا ہے کہ آپ پرائم بینک لمیٹڈ میں ای گولڈ کھلوائیں اور اپنے (Refer) کردہ لوگوں کی وساطت سے کھلنے والے اکاونٹس پر 5 ڈالر فی اکاونٹ کمیشن حاصل کریں، تو یہاں پر ای گولڈ اکاونٹ کھلوانے والے کو جو رقم ملتی ہے یہ کمیشن نہیں اس لئے کہ شریعت مطہرہ میں کمیشن لینے کی دو صورتیں جائز ہیں اور یہاں اسکیم میں ان دونوں میں سے کوئی صورت نہیں پائی جاتی۔

(۱) کمیشن لینے کی پہلی صورت یہ ہے کہ ایجنٹ خود ایک مال خرید کر دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے تو اس صورت میں احناف کے نزدیک یہ شرط ہے کہ کسی چیز کا بیچنا اسی وقت جائز ہوگا جب پہلے بائع (بیچنے والا) خود اس پر قابض ہو اس لئے کہ رسول ﷺ نے قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے منتقل ہونے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والی اشیاء پہلے اپنی تحویل میں لے لی جائیں تو اب نفع کے ساتھ اس چیز کا فروخت کرنا جائز ہے۔ ظاہر بات ہے کہ پرائم بینک لمیٹڈ انکم سکیم میں کمیشن لینے کا طریقہ کار بالکل مفقود ہے۔ اس لئے کہ یہاں سب سے پہلے اکاونٹ کھلوانے والا دوسرے لوگوں کے لئے اکاونٹ کھلواتا ہے۔ بینک کا مالک نہیں لہذا کمیشن لینے کی صورت ھذا میں مباشرت شرط ہے اور یہاں پر اکاونٹر بینک کا مالک نہیں لہذا کمیشن کا پہلا طریقہ کار انکم سکیم میں مفقود ہے تو کمیشن لینا کسی طرح درست نہ ہوگا۔

(۲) کمیشن ایجنٹ کا دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ ایجنٹ صرف خریدار تیار کرتا ہے اور اس ترغیب کے عوض اس کو تاجر کچھ فی صد نفع دیتے ہیں تو یہ صورت اگرچہ جائز ہے لیکن پرائم بینک لمیٹڈ کی انکم سکیم کی مارکیٹنگ میں یہ طریقہ کار اجرت ملنے کے مدار نہیں اس لئے کہ یہ بینک والے اس بات کی مارکیٹنگ کی پابند نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے اکاونٹ نہ کھلوائے اور وہ صرف بینک اور دوسرے خریدار تیار کرنے میں آلہ کار بنے تو بینک اس کو اجرت دے سکتا ہے جبکہ بینک اس بات کی پابند نہیں بلکہ پرائم بینک کے مارکیٹنگ کے معاہدہ کا شق نمبر 3 اس کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ اس میں بینک کی طرف سے ملنے والی رقم اس شرط پر موقوف ہے کہ ہر وہ آدمی جو کم از کم دو نئے اکاونٹ کھلوا سکتا ہے وہ اس میں شامل ہو سکتا ہے یعنی اس کو یہ رقم مہیا کرے گا۔ الغرض کمیشن لینے کی جو صورت جائز ہے وہ اس سکیم میں مفقود ہے اور جو صورت پرائم بینک والوں نے جاری کی ہے، وہ غیر جائز ہے پس جائز مشروع غیر موجود ہے اور موجود غیر مشروع ہے لہذا یہ معاملہ کمیشن لینے کا نہیں رہا وہ شروط جو عرف و عادت پر نہ اترے اور شارع نے اس کے جواز پر قول نہ ایک صورت میں کیا ہو تو وہ شرائط فاسدہ شمار ہوں گے کما فی الھندیة وان کان الشرط شرطاً لم یعرف ورود الشرع بجوازہ فی صورۃ و ھو لیس بمتعارف ان لأحدا المتعاقدین فیه منفعة او کان للمعقود علیه منفعة و المعقود علیه من اھل ان یستحق حقا علی الغیر فالعقد فاسد کذا فی الذخیرۃ" (ج ۳ صفحه ۱۳۷) "و کذا قوله: واما سائر البیاعات الفاسدہ فروی الکرخی عن اصحابنا انه ینقلب جائزا بحذف الفساد و الصحیح انه لا ینقلب جائزا کذا فی

محیط السرخسی" ج ۳ صفحه ۸۳ ا هندیه) و کذا فی التبین قوله وقال الشیخ ابو الحسن الکرخی فی مختصره جملة ما یفسد به البیع ان یکون البیع مجهولا الی قوله :او یشترط فیه شرطا فیه منفعة لاحد من الناس لایوجبها العقد و کذاصفقتان فی صفقة وشرطین فی بیع (حاشیہ الحلبی علی ہامش التبین ج۴ صفحہ ۴۲) و کذا قوله: وفی الایضاح تفسیرا لا شتراط المنفعة لاحد من الناس لا یو جبها العقد.....الی قوله والا صل فیه قوله علیه السلام ماروی ان النبی ﷺ نهٰی عن بیع و شرط ا۵. ج ۴ صفحه ۴۳) یہ شرائط پرائم بینک احدالمتعاقدین (مشتری) کا نفع ہے جولا شر طان فی بیع منہی عنہ کاواضح مصداق ہے۔

پرائم بینک کے مشمولات شروط فاسدہ ہیں:۔

(۳) پرائم بینک کے شق نمبر 3 ہروہ آدمی جو 3000 کا انتظام کرسکتا ہے کم ازکم دونئے اکاونٹ کھلواسکتا ہے وہ اس میں شامل ہوسکتا ہے یہ شق بالکل بیع منہی عنہ اوربیع و شرط کی واضح صورت ہیں جوشرعاعقداس کے متقاضی نہیں لہذا شرط عقد کے ملائم نہ ہونے کی وجہ سے فاسد ہے جس کی وجہ سے خوداس عقد میں فساد کے لئے مستلزم ہے اوربحکم الربوا ہے اس لئے جو آدمی دو نئے اکاونٹ کھلوانے پر قادرنہیں وہ اس سکیم میں شمولیت کے مستحق نہیں جیسا کہ اس سکیم کے شق نمبر 3 سے واضح اشکارا ہوتا ہے اور یہ شرط خلاف عقد ہے، اس لئے کہ نفس عقداس کے متقاضی نہیں ہے اسی طرح اسکیم کی یہ معاہدہ کہ اس کی بڑی خوبی یہ ہے۔۔۔۔الی قولہ کہ اگرآپ کے نیچے دوآدمی بھی کام کرنے والے موجود ہیں جوآپ کی یاکسی دوسرے کی وجہ سے آجائیں تو پھرآپ کی آمدنی کا سلسلہ چلتا رہے گا تو یہ دفعہ شق نمبر 3 کی واضح تفسیر ہے جس کو ہم نے شرط فاسد کے حکم میں قرار دیا ہے لہذا یہ معاہدہ بمنزلہ الشرط الفاسد کے بناء پر عقدکوفاسدقرار دیتی ہے۔اسی وجہ سے پرائم بینک لمیٹڈ انکم سکیم کا طریقہ کارشرعی نقطہ نظر سے صحیح نہیں، اس لئے کہ ایک تو اس میں ربوا پائی جاتی ہے اوراعانت علی الربوا ہے کیونکہ آپ اس پرائم بینک کی انٹروڈکٹر کی حیثیت کا طریقہ کار سے کام کرتے ہیں یعنی بینک میں جتنے زیادہ لوگ آپ اکاونٹ کھولنے کے لئے پیدا کریں، اس پرآپ کو کمیشن ملے گا اور یہ رقم بیرون ملک یا اندرونی مختلف سودی کاروبار میں استعمال ہوتی ہے دوسری یہ کہ تم اپنی اپنی رقم کے عوض میں زیادہ رقم کے متمنی ہوتے ہیں ان میں حصہ ملنا علی خطر الوجود ہوتا ہے۔لہذا یہ قمار کی صورت ہے لہذا یہ مذکورہ کاروبار سوداور قمار کی وجہ سے ناجائز ہے اوراس سے ملنے والی رقم کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں" لما قال الله تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوه (سوره مائده)ولما ورد فی الحدیث عن جابرؓ قال لعن النبی ﷺ اکل الربوا و موکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواء.(مشکوٰة ج ا صفحه ۲۴۴) ولما قال الله تعالیٰ و تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله شدید العقاب (مائدة) دوسرے یہ کہ پرائم بینک لمیٹڈ کا طریقہ شرعی نقطہ نظر سے فاسد ہے اس لئے کہ دوسرے

اکاؤنٹرز پیدا کرنے کی شرط پر ہے۔اور یہ شرعاً مقتضے عقد کے خلاف ہے جو ربوا کی حکم میں ہے اور ملک کی تعلق علی خطر الوجود بھی قمار ہے جیسا کہ بینک اکاونٹر سے معاہدہ کرتا ہے۔کہ اگر آپ اور اکاونٹر پیدا کریں تو آپ کو یہ کمیشن ملے گا سوا اس میں یہ شرطیں باطل ہیں اور تمخیر بیع کے وقت مقرون شرط فاسد مخالف متقعائے عقد ہونے کی وجہ سے عقد فاسد بحکم ربوا ہے لہذا اس کاروبار میں شمولیت درست نہیں۔"قال اللہ تعالی :ولا تاکلو اموالکم بینکم با لباطل الایۃ.قال صلی اللہ تعالیٰ کل شرط لیس فی کتاب اللہفھو باطل و نھی علیہ السلام عن بیع و شرط وفی جمیع الکتب الفقھیۃ صر حوا بعدم جواز بیع مشروط بمالا یقتضیہ ولا یلائمہ و فیہ نفع لا حد ھما کما لا یخفیٰ من طالعھا.(بحوالہ امداد الفتاوی ج ۳ ص ۱۲۰)قال علیہ السلام نھی عن بیعتن فی بیعۃعن ابی ھریرۃؓ قال نھیٰ رسول ﷺ عن بیعتین فی بیعۃ ومعنی مانھی رسول ﷺ عن بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک داری ھذہ بکذا علیٰ ان تبیعنی غلامک بکذا فاذا وجب لی غلامک وجب لک داری "(الترمذی ص ۱۴۸) اور یہ معاملہ بیعتین فی بیعۃ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس لئے کہ وہ وہاں نہی کی علت ایک عقد کے اندر دوسرے عقد کی شرط لگالینا ہوتا ہے۔یہاں پر بھی یہ معاملہ مشروط معلوم ہوتا ہے۔اس لئے اس اسکیم میں پرائم بینک لمیٹڈ والے اکاونٹر کو کہتے ہیں۔

کہ آپ کے متعارف کروائے لوگ بھی آپ کے لائے ہوئے متصور ہوں گے۔اور آپ کو ان پر بھی 5 ڈالر ملیں گے اور اس کے عدم جواز کے لئے اصل علت وہی ہے کہ اس میں عقد کے ساتھ ایسی شرط لگادی گئی ہے جو متقضائے عقد کے خلاف ہے اور جو شرط متقضائے عقد کے خلاف ہو وہ عقد کو فاسد کردیتی ہے۔

(۴) پرائم بینک کے شیڈول میں دفعہ نمبر 2 کے مشمولات صریح سودی کاروبار کے طرف راہ نمائی کرتا ہے۔(کہ تھوڑی محنت زیادہ فائدہ)یعنی ایک دفعہ -/3000 کا اکاونٹ کھلوا کر ساری عمر فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔اس میں نامی نیشن (ممبریت) کے ذریعہ شامل ہوسکتے ہیں۔

دفعہ نمبر 3: آپ اور آپ کے متعارف کروائے ہوئے لوگوں کی محنت سے ہر نئے اکاونٹ پر پرائم بینک لمیٹڈ آپ کو 5 ڈالر کمیشن دے چونکہ الگ الگ 5.5 ڈالرز ادا کرنا مشکل ہے۔لہذا بینک آپ کو ہر 6 اکاونٹ پر ادائیگی کرتا ہے جن میں 3 ایک 3 دوسرے طرف ہوں گے اور یہ سود ہے۔

کتبہ: ظفریاب
شریک درجہ تخصص سال دوم

الجواب صحیح
نعمت اللہ حقانی (مفتی جامعۃ المرکز الاسلامی بنوں)